مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت

# مذہب دیوبند کی حقیقت

مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت
مذہب دیوبند کی حقیقت

سال اشاعت

ایڈیشن اوّل: ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ / نومبر ۲۰۲۱

ایڈیشن دوم: ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ / اکتوبر ۲۰۲۳

# فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

**نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد**

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ترجمہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا اسی کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ دوسروں کی پیروی نہ کرو تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔[سورۃ الاعراف ۳]

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ ترجمہ میں تمہیں دو چیزیں سونپ چلا ہوں کہ جب تک تم انہیں مضبوط تھامے رہو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ (قرآن) اور دوسری سنتِ رسول (حدیث)۔[مؤطا امام مالکؒ] قرآن اور حدیث کے علاوہ کوئی تیسری چیز ایسی نہیں جسے اسلام کہا جائے۔

## نوریا بشر/غیراللہ سے فریاد/قبرپرستی

1. مولانا زکریا فضائل اعمال فضائل درود میں بانی مذہبِ دیوبند محمد قاسم نانوتوی کا قصائد قاسمی کے چند اشعار پیش کرتے ہیں جن میں سے ایک شعر یہ بھی ہے:

رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت — نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستّار — [فضائل اعمال فضائل درود صفحہ ۱۵۸]

2.

یا رسول کبریا فریاد ہے! — یا محمد مصطفٰی فریاد ہے! — آپ کی امداد ہو میرا نبی! — حال ابتر ہوا فریاد ہے!

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل! — اے میرے مشکل کشا فریاد ہے! — چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے! — تم سے اے نورِ خدا فریاد ہے!

[کلیات امدادیہ صفحہ ۹۰،۹۱]

3. اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور اُن کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔[المہنّد علی المفنّد صفحہ ۴۵]

4. حضرت نے تسلی دی اور فرمایا کہ فقیر مرتا نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ ہو گا جو ظاہری زندگی میں ہوتا تھا۔[تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۲۳۴]

5. حضرت نے تشفی دی اور فرمایا کہ "فقیر مرتا نہیں ہے صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہو گا جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا تھا" فرمایا (حضرت صاحب نے) کہ میں نے حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اُٹھایا جو حالت حیات میں اُٹھایا تھا۔[شمائم امدادیہ صفحہ ۸۲ / امداد المشتاق صفحہ ۱۱۱]

6. مزار کے سرہانے اعلیٰ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے مندرجہ ذیل چند اشعار کا کتبہ نصب کرایا تھا جو اب بھی وہاں موجود ہے۔

پاس اس مرقد کے قبلہ رُخ نبی
ہے زیارت گاہ میرے پیر کی
اس جگہ ہے مرقدِ پاکِ جناب
سر جھکاتے ہیں جہاں شیخ وشباب
جس کو ہوئے شوق دیدارِ خدا
اُن کے مرقد کی زیارت کو وہ جا
یعنی پیر و مرشد و مولا مرے
حضرت نور محمد نیک پے
اعتقادِ دل سے جو جائے وہاں
اس پہ سب اسرار باطن ہوں عیاں
دیکھتے ہی اسکے مجھ کو ہے یقین
اسکو ہو دیدارِ رب العالمین
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی
ہوویں ظاہر اس پہ اسرار خفی
[تاریخ مشائخ چشت صفحہ ۲۳۵،۲۳۶]

❼ محبوب علی نقاش نے آکر بیان کیا کہ ہمارا آگبوٹ تباہی میں تھا میں مراقب ہو کر آپ (امداد اللہ مہاجر مکی) سے ملتجی ہوا آپ نے مجھے تسکین دی اور آگبوٹ کو تباہی سے نکال دیا۔[شمائم امدادیہ صفحہ ۸۸ / امداد المشتاق صفحہ ۱۲۱]

❽ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مذہبِ دیوبند کے سب سے بڑے بزرگ اپنے پیر نور محمد سے فریاد کرتے ہوئے:

تم ہوائے نور محمد خاص محبوبِ خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ
• تم مدد گار مدد امداد کو پھر خوف کیا
• عشق کی پرسن کی باتیں کانپتے ہیں دست وپا
آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم اوروں سے ہر گز نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہ نورِ محمد وقت ہے امداد کا
[شمائم امدادیہ صفحہ ۸۳ / امداد المشتاق صفحہ ۱۱۴]

❾ ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبین اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسولﷺ [کلیاتِ امدادیہ صفحہ ۲۰۵]

❿ عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی ودلداری کیجئے۔[فضائل اعمال فضائل درود صفحہ ۱۵۴]

⓫ فرمایا کہ جھنجانہ میں ایک صاحب کشف آئے اور حضرت میانجیو کے مزار پر حاضر ہوئے بعد میں انہوں نے کہا کہ افسوس کس ظالم نے ان کو امام سید محمود کے پاس دفن کر دیا یہ یہاں ادب کی وجہ سے اپنے انوار روکے ہوئے ہیں اگر کسی ویرانے میں ہوتے تو دنیا ان کے انوار سے جگمگا جاتی اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان کی ہڈیاں نکال کر دوسری جگہ دفن کر دیتا پھر ان کے انوار وبرکات کا مشاہدہ ہوتا۔[ارواحِ ثلاثۃ حکایت ۱۵۱ صفحہ ۱۳۷]

⓬ فرمایا کہ مولوی معین الدین صاحب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وہ حضرت مولانا کی ایک کرامت جو بعد وفات ہوئی بیان فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہمارے نانوتہ میں جاڑہ بخار کی بہت کثرت ہوئی سو جو شخص مولانا کی قبر سے مٹی لے جاکر باندھ لیتا اسے ہی آرام ہو جاتا بس اس کثرت سے مٹی لئے گئے کہ جب ہی قبر پر مٹی ڈالواؤں تب ہی ختم۔ کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہو کر ایک دفعہ میں نے مولانا کی قبر پر جاکر کہا(یہ صاحبزادہ بہت تیز مزاج تھے) کہ آپ کی تو کرامت ہوئی اور ہماری مصیبت ہوگئی یاد رکھو کہ اگر اب کے کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہو لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر ایسے ہی چلیں گے بس اسی دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہوگئی کہ اب آرام نہیں ہوتا پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔[ارواحِ ثلاثۃ حکایت ۳۶۵ صفحہ ۲۵۴]

⑬ آپ کے روضۂ اطہر اور گنبدِ خضرا کے اس حال میں مستانہ اور بے تابانہ چکر لگاتے کہ دل صد مہائے عشق اور وفور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہو تا۔[فضائل اعمال فضائل درود صفحہ ۱۵۵]

⑭ مولانا قاسم نانوتوی (بانی مذہبِ دیوبند) اگر اکیلے کسی مزار پر جاتے اور دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تا تو آواز سے عرض کرتے کہ آپ میرے واسطے دعا کریں۔[سوانح قاسمی حصہ دوم صفحہ ۲۹]

## مردے زندہ ہیں

⑮ عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کی قبر کی زیارت کو گئی۔ دور کا سفر تھا رات کو وہاں ٹھہرے۔ ان میں سے ایک شخص نے اس قبر والے کو خواب میں دیکھا۔ وہ اس سے کہہ رہا ہے کہ تو اپنے اونٹ کو میرے بختی اونٹ کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے (بختی اونٹ اعلیٰ قسم کے اونٹوں میں شمار ہوتا ہے جو اس میّت نے ترکہ میں چھوڑا تھا) خواب دیکھنے والے نے خواب ہی میں معاملہ کر لیا۔ وہ صاحبِ قبر اٹھا اور اس کے اونٹ کو ذبح کر دیا۔ جب یہ اونٹ والا نیند سے اٹھا تو اس کے اونٹ کے خون جاری تھا۔ اس نے اٹھ کر اس کو ذبح کر دیا (کہ اس کی زندگی کی امید نہ رہی تھی) اور گوشت تقسیم کر دیا۔ سب نے پکایا کھایا۔[فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفحہ ۱۱۷]

⑯ یہ سب سے مایوس ہو کر ایک سخی کی قبر پر گئے اور اس کی قبر پر بیٹھ کر یہ سارا قصّہ بیان کیا۔۔۔ رات کو اس قبر والے کو خواب میں دیکھا وہ کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہاری ساری بات سن لی تھی مگر مجھے جواب دینے کی اجازت نہ ہوئی۔[فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفحہ ۲۱۷]

⑰ فرمایا ایک صاحب کشف حضرت حافظ صاحب کے مزار پر فاتحہ پڑھنے گئے بعد فاتحہ کہنے لگے کہ بھائی یہ کون بزرگ ہیں بڑے دل لگی باز ہیں جب میں فاتحہ پڑھنے لگا تو مجھ سے فرمانے لگے کہ جاؤ کسی مردہ پر فاتحہ پڑھو یہاں زندوں پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو۔[ارواحِ ثلاثہ حکایت ۲۰۴ صفحہ ۱۶۴]

⑱ ابو سعید خزاز کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں تھا۔ باب بنی شیبہ سے نکل رہا تھا۔ دروازہ سے باہر میں نے ایک نہایت خوبصورت آدمی کو مرے ہوئے پڑا دیکھا۔ میں جو اس کو غور سے دیکھنے لگا تو وہ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگا اور کہنے لگا ابو سعید تمہیں معلوم نہیں کہ (محبت والے) دوست مرا نہیں کرتے۔ ایک عالم سے دوسرے عالم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔[فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفحہ ۲۷۱]

⑲ ابو یعقوب کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا۔ میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا۔ جب میں نے اس کو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے کہا کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے کہنے لگا کہ میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے۔[فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفحہ ۲۶۰]

⑳ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرید کو غسل دیا۔ اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا کہ میرا انگوٹھا چھوڑ دو مجھے معلوم ہے کہ تو مرا نہیں ہے۔ یہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال ہے۔ اس نے میرا انگوٹھا چھوڑ دیا۔[فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفحہ ۲۶۰]

21 شیخ ابن الجلا مشہور بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کو نہلانے کے لیئے تختہ پر رکھا تو وہ ہنسنے لگے۔ نہلانے والے چھوڑ کر چل دیئے کسی کی ہمت ان کو نہلانے کی نہ پڑتی تھی۔ ایک اور بزرگ ان کے رفیق آئے انہوں نے غسل دیا۔[ فضائل اعمال فضائل صدقات حصّہ دوم صفہ ۶۶۰ ]

## حاضرناظر

22 اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مر گئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا گناہ ہوا ہے اس سے۔ میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا، اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔۔۔[ فضائل اعمال فضائل درود صفہ ۱۳۸ ]

23 حضرت عبد اللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن صالح کا انتقال ہوا۔ میں سفر میں گیا ہوا تھا۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو ان کے بھائی حسن بن صالح کے پاس تعزیت کے لیئے گیا۔ مجھے وہاں جاکر رونا آگیا۔ وہ کہنے لگے کہ رونے سے پہلے ان کے انتقال کی کیفیت سنو کیسے لطف کی ہے۔ جب ان پر نزع کی تکلیف شروع ہوئی تو مجھ سے پانی مانگا۔ میں پانی لے کر گیا۔ کہنے لگے میں نے تو پی لیا۔ میں نے پوچھا کس نے پلایا۔ کہنے لگے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کی بہت سی صفوں کے ساتھ تشریف لائے تھے اور مجھے پانی پلا دیا۔ مجھے خیال ہوا کہ کہیں غفلت میں نہ کہہ رہے ہوں۔ اس لئے میں نے پوچھا کہ فرشتوں کی صفیں کس طرح تھیں کہنے لگے۔ اوپر نیچے اس طرح تھیں۔ ایک ہاتھ کو دوسرے کے اوپر کر کے بتایا۔[ فضائل اعمال فضائل صدقات صفہ ۶۶۵ ]

24 حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دیوان محمد یسین جو حضرت نانوتوی کے خدام میں سے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں ایک دفعہ چھتہ کی مسجد کے شمال گنبد کے نیچے ذکر جہر میں مصروف تھا مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی اور میں نے بحالت ذکر دیکھا کہ مسجد کی چار دیواری تو موجود ہے مگر چھت اور گنبد کچھ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان روشنی اور نور ہے جو آسمان تک فضا میں پھیلا ہوا ہے۔ یکایک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور خلفاء اربعہ ہر چہار کونوں پر موجود ہیں۔ وہ تخت اترتے اترتے بالکل میرے قریب آکر مسجد میں ٹھہر گیا اور آنحضرت ﷺ نے خلفائے اربعہ میں سے ایک سے فرمایا کہ بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلالو۔ وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر آگئے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مولانا مدرسہ کا حساب لایئے عرض کیا حضرت حاضر ہے۔ اور یہ کہہ کر حساب بتلانا شروع کیا اور ایک ایک پائی کا حساب دیا۔ حضرت ﷺ کی خوشی اور مسرت کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی۔ بہت ہی خوش ہوئے اور فرمایا کہ اچھا مولانا اب اجازت ہے حضرت نے عرض کیا جو مرضی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی طرف عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔[ ارواحِ ثلاثہ حکایت ۴۳۹ صفہ ۳۲۶ ]

25 حسن بن حی کہتے ہیں کہ میرے بھائی علی کا جس رات میں انتقال ہوا۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر پانی مانگا میری نماز کی نیت بندھ رہی تھی۔ میں سلام پھیر کر پانی لے کر گیا۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تو پی چکا۔ میں نے کہا آپ نے کہاں سے پی لیا گھر میں تو میرے اور آپ کے سوا کوئی

اور ہے نہیں۔ کہنے لگے کہ حضرت جبرائیل علیہ سلام ابھی پانی لائے تھے وہ مجھے پانی پلاگئے اور یہ فرماگئے کہ تو اور تیرا بھائی ان لوگوں میں ہیں جن پر حق تعالیٰ شانہ نے انعام فرمار کھا ہے۔[فضائل اعمال فضائل صدقات صفحہ ٦٦٥]

## علم غیب

㉖ لوگ کہتے ہیں کہ علم غیب انبیاء واولیاء کو نہیں ہوتا میں کہتا ہوں کہ اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت وادراک غیبیات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے۔[شمائم امدادیہ صفحہ ٦١ / امداد المشتاق صفحہ ٧٦]

㉗ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحب کشف ہے جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے۔ مجھے اس کی صحت میں کچھ تردد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا کہ دفعتًہ اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے اس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخش دوں جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے اس کی ماں کو بخش دیا میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فورًا کہنے لگا کہ چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹادی گئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار میں نے سنی تھی اس کا تجربہ ہوا دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔[فضائل اعمال فضائل ذکر صفحہ ٨٥ / کتب خانہ فیضی صفحہ ١٠٠]

㉘ شاہ عبد الرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبد اللہ خان تھا اور قوم کے راجپوت تھے اور حضرت کے خاص مریدوں میں تھے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرمادیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلادیتے تھے وہی ہوتا تھا۔[ارواحِ ثلاثہ حکایت ١٤٦ صفحہ ١٣٢]

㉙ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔[حفظ الایمان صفحہ ١٥]

㉚ میں کہا کرتا ہوں کہ اللہ کے کئی ایسے بندے موجود ہیں جو انسان کی شکل دیکھ کر بتادیتے ہیں کہ اس کے اندر ایمان ہے یا نہیں۔ ایک کافر کو آپ کلاہ لنگی اور شلوار پہنادیجئے وہ اس کا فوٹو دیکھ کر بتادیں گے کہ اس کے اندر ایمان نہیں ہے۔ اس دفعہ مجھے مدینہ میں ایک بزرگ ملے جو ایک انسان کے نام پر انگلی رکھ کر بتادیتے ہیں کہ اس کے دل میں ایمان ہے یا نہیں۔[ملفوظات طیبات صفحہ ١١٥]

## نبوّت

㉛ پھر اس دعویٰ کی دلیل میں حضرت حاجی صاحب نے یاد دلایا نزول وحی کی اس کیفیت کو جو سردار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر طاری ہوئی تھی، جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ غیر معمولی وزن آپ میں پیدا ہو جاتا۔۔۔ اور جیسا کہ حکیم الامت سے اس موقعہ پر نقل کیا گیا ہے

کہ حاجی صاحب نے مولانا محمد قاسم کو خطاب کرکے فرمایا کہ "یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا"۔ جس کی تشریح حاجی صاحب ہی کے حوالہ سے انہوں نے یہ کی ہے کہ "تم سے (یعنی مولانا محمد قاسم سے) حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے جاکر دین کی خدمت کرو۔۔۔" [سوانح قاسمی حصّہ اوّل صفہ ۲۵۹]

㉜ "جہاں تسبیح لے کر بیٹھا بس ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے سو سو من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے ہوں زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں۔" ۔۔۔ آپ کی اس کیفیت کو سننے کے بعد وہی بات حاجی صاحب نے فرمائی تھی جیسے پہلے بھی کہیں بیان کرچکا ہوں کہ بشارت دیتے ہوئے سیدنا الامام الکبیر کی تسلی حاجی صاحب نے اِن الفاظ میں کردی کہ "مبارک ہو، یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔" [سوانح قاسمی حصّہ اوّل صفہ ۳۰۱]

㉝ پھر مولانا گنگوہی کی خصوصیتوں کو نقل فرماتے ہوئے اپنا احساس سیدنا الامام الکبیر کے متعلق یہ ظاہر فرمایا ہے کہ "مولانا محمد قاسم صاحب میں شانِ ولایت کا رنگ غالب تھا اور مولانا گنگوہی میں شانِ نبوت کا۔" [سوانح قاسمی حصّہ اوّل صفہ ۴۷۷]

㉞ "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" [تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفہ ۱۷]

㉟ اس پر حاجی صاحب نے کھڑے ہو کر سات دفعہ بجا و درست اس طرح کہا کہ اولا جھکتے پھر سرو قد کھڑے ہو جاتے پھر جھکتے پھر کھڑے ہو جاتے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا حاجی صاحب! ہم جائیں۔ حاجی صاحب نے عرض کیا جیسی رائے عالی ہو۔ اس پر حضور ﷺ تشریف لے جانے لگے۔ جب حافظ صاحب کے پاس سے گزرے تو انہوں نے دبی آواز سے عرض کیا کہ حضور! کتابوں میں ہم نے جو آپ کا حلیہ شریف پڑھا ہے وہ تو اور ہے اور یہ حلیہ جس میں آپ اس وقت تشریف لائے ہیں مولانا رشید احمد گنگوہی کا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصل حلیہ تو وہی ہے جو آپ نے کتابوں میں پڑھا ہے مگر آپ کو چونکہ مولانا رشید احمد سے عقیدت و محبت ہے اس لئے ہم ان کی صورت میں آئے ہیں۔

پھر حافظ صاحب نے یہ خواب لکھ کر حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں مکہ مکرمہ بھیجا۔ حضرت حاجی اس سے بہت مسرور ہوئے اور یہ وصیت فرمائی کہ اس خواب کو میری قبر میں ایک طاق بنا کر اس میں رکھ دینا۔ [علماء دیوبند کے واقعات و کرامات صفہ ۵۷]

㊱ بعض بزرگوں کی بعض مواقع ضروریات پر عادت ہوتی ہے کہ طالب کی ارادات و اعتقاد کا طریق پر امتحان کرتے ہیں کہ کوئی قول یا کوئی فعل ایسا کرتے ہیں جس کا ظاہر خلاف باطن کے ہوتا ہے یعنی واقعہ میں وہ شریعت کے موافق ہوتا ہے اور ظاہر میں خلاف ہوتا ہے، جیسا کہ شیخ صادق گنگوہی نے ایک طالب کے سامنے کہہ دیا لا الٰہ الا اللہ صادق رسول اللہ۔ [التکشّف صفہ ۵۸۶]

㊲ خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور

یہی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں کھڑا کھڑا ابوجہ اس کے رقت طاری ہوگئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا مادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں **اللّٰھم صلی علیٰ سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی** حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بمونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔[الامداد صفحہ ۳۵]

38 حضرت (رشید احمد گنگوہی) نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری زبان سے غلط نہیں نکلوائے گا۔[ارواحِ ثلاثہ حکایت نمبر ۳۰۷ صفحہ ۲۳۰]

## مدینے کا کُتا

39 کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار — جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں [فضائل اعمال فضائل درود صفحہ ۱۵۹]

40 میں تو واقعی اپنے کو کلب اور خنزیر سے بدتر سمجھتا ہوں[ملفوظات حکیم الامت جلد ۴ صفحہ ۸۶]

## کوّا حلال

41 سوال: جس جگہ زاغِ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو بُرا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوّا کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہوگا۔[فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۵۹۸ / تالیفات رشیدیہ صفحہ ۴۸۹]

42 سوال ۳۳: شرع کا کیا حکم ہے کہ کوّا دیسی جو عموماً بستیوں میں پایا جاتا ہے حلال ہے یا حرام؟ فقہاء نے بعض اقسام کوّے کو حلال لکھا ہے اور بعض کو حرام۔ اب یہ دریافت کرنا منظور ہے کہ یہ کوّا قسم حرام میں ہے یا حلال میں؟ بینوا توجروا۔

جواب: کتب فقہ میں تعیین اقسام غراب میں الفاظ مختلف ہیں مگر جب یہ فیصلہ خود کتب فقہ میں مذکور ہے کہ مدار اس کی خوراک پر ہے پس یہ کوّا جو اِن بستیوں میں پایا جاتا ہے اگر یہ عقعق نہ ہو تو بھی اس کی حلّت میں شبہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب وہ بھی خلط کرتا ہے اور نجاست وغلہ و دانہ

سب کچھ کھاتا ہے تو اس کی حلّت بھی مثال عقعق کے معلوم ہو گی خواہ اس کو عقعق کہا جائے یا نہ کہا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی
[تذکرۃ الرشید جلد ۱ صفحہ ۱۷۸]

## اولیاء

43 اولیاء اللہ عالم کے ستون ہیں۔ جب اولیاء اللہ باقی نہ رہیں گے قیامت واقع ہو گی۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۵۵ / امداد المشتاق صفحہ ۶۶]

44 اولیاء اللہ کو معراج روحانی ہوتی ہے اور معراج جسمانی مخصوص حضرت رسالت پناہ ﷺ سے ہے بخلاف معراج معنوی کے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۵۹ / امداد المشتاق صفحہ ۷۳]

45 سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ [فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۴۴]

## وحدت الوجود

46 مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۲ / امداد المشتاق صفحہ ۴۲]

47 مسئلہ وحدت الوجود کو چھپانا لازم ہے اور اس کو افشاء (بیان) کرنا ناجائز ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۲ / امداد المشتاق صفحہ ۴۲، ۴۳]

48 بندہ وجود سے پہلے خود باطن خدا تھا اور خدا ظاہر بندہ ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۸]

49 انسان کا ظاہر عبد ہے اور باطن حق ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۵۳ / امداد المشتاق صفحہ ۶۲]

50 جو طور پر آواز آئی تھی وہ حضرت موسیٰؑ کے باطن سے آئی تھی جو سب انسان میں موجود ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۵۹ / امداد المشتاق صفحہ ۷۳]

51 آپؐ کے خاص امت میں سے بایزید بسطامی قدس سرّہٗ نے کہا سُبْحَانِي مَا أَعْظَمُ شَانِي (پاک ہے میری ذات اور بلند ہے میری شان) اور منصور حلّاج نے اَنَا الْحَقّ (میں ہوں اللہ) کہا، یہ سب اسی باب (وحدت الوجود) میں سے ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۶]

52 اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۴]

53 پس زیادہ عرض کرنا گستاخی اور شوخ چشمی ہے۔ یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں تیرا ہی ظل ہے تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو (میں فرق کرنا) خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اب عرض سے معذور فرما کر قبول فرمائیں۔ [مکاتیب رشیدیہ مکتوب نمبر ۱۳ صفحہ ۳۶ / فضائل اعمال فضائل صدقات صفحہ ۵۵۸]

54 عورت مظہر مرد کی ہے اور مرد مظہر حق ہے۔ عورت آئینہ مرد اور مرد آئینہ حق پس عورت مظہر و آئینہ حق تعالیٰ ہے اور اس میں جمال ایزدی ظاہر و نمایاں ہے ملاحظہ کرنا چاہیے۔[شمائم امدادیہ حصہ دوم صفحہ ۷۰ / امداد المشتاق صفحہ ۹۰]

55 منیٰ میں ایک بزرگ فقیر حجاج کا منہ تکتا پھرتا تھا کسی نے پوچھا کہ شاہ صاحب کیا دیکھتے ہو۔ جواب دیا خدا کو دیکھتا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت حق صورت و شکل سے پاک ہے اس کی صورت اگر ہے تو یہی انسان کامل ہے پس انسان کامل حق نہیں صورت حق ہے۔[شمائم امدادیہ صفحہ ۹۵ / امداد المشتاق صفحہ ۱۳۰]

56 اور اس کے بعد اس کو ہو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیئے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپا نور ہو جائے گا۔۔۔ ولایت خدا ہی میں فنا ہونے اور اپنی بقا کو خدا کی بقا سے اور اپنے ظہور کو خدا کے ظہور سے حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔[کلیاتِ امدادیہ ضیاءالقلوب صفحہ ۱۸]

57 اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے۔۔۔ چونکہ اس میں خدا کے اوصاف پائے جاتے ہیں اور خدا کے اخلاق سے وہ مزیّن ہے۔[کلیاتِ امدادیہ ضیاءالقلوب صفحہ ۳۶]

58 آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں اس لئے عباد اللہ (اللہ کا بندہ) کو عباد رسول (رسول کا بندہ) کہہ سکتے ہیں۔[شمائم امدادیہ صفحہ ۷۱ / امداد المشتاق صفحہ ۹۲]

59 ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں۔ ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان میں ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی؟ رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم نے اس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں صاحب نے کہا: نہیں جی تم اس ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا: بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا: حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے: "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سُنکر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا: "لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ گناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اُٹھکر چلدی۔[تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۲۴۲]

60 فرمایا کہ ایک موحد (یعنی صوفیوں کا موحد جو یہ کہے کہ خالق اور مخلوق ایک ہے) سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلوہ و غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ۔ انہوں نے بشکل خنزیر ہو کر گوہ کھالیا پھر بصورت آدمی ہو کر حلوہ کھالیا۔ اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے۔[امداد المشتاق صفحہ ۱۰۰]

61 حسین ابن منصور حلّاج انا الحق (میں ہوں اللہ) کا اسم گرامی بھی جلی حروف میں لکھا گیا ہے۔[سیرت منصور حلّاج صفحہ ۳]

62 حسین ابن منصور حلّاج ہمارے اکابر کے نزدیک مقبولین میں سے ہیں۔[سیرت منصور حلّاج صفحہ ۱۷]

63 یہی وہ معنی ہیں جن کو حضرات صوفیائے کرام فنا فی اللہ سے تعبیر کرتے ہیں یعنی بندہ کا اپنے خواہشات نفس سے بالکل پاک ہو جانا یہاں تک کہ اس بندہ میں اللہ کے سوا کوئی شے قطعاً متصرف نہ رہے اور حدیث مذکور کُنتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ میں وحدت الوجود کی طرف اشارہ ہے۔ ہمارے مشائخ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے زمانہ تک اس مسئلہ وحدت الوجود میں متشدد تھے لیکن میں اس کا قائل تو ہوں لیکن متشدد نہیں ہوں۔[فیض الباری علی صحیح البخاری جلد ٦ حدیث نمبر ٦٥٠٢ صفحہ ٢٧١]

## ابن عربی کا عقیدہ

64 رب حق ہے اور بندہ بھی حق ہے کاش مجھے معلوم ہو تا کہ مکلّف کون ہے۔ اگر تو کہے عبد تو وہ مرنے والا ہے اور اگر کہے رب تو وہ کیسے مکلّف ہو سکتا ہے۔[فتوحاتِ مکّیہ جلد ۱ صفحہ ۴۳]

65 جو خالق اور مخلوق کو دو کہے وہ مشرک ہے اور جو دونوں کو ایک کہے وہ موحد ہے۔[فصوص الحکم صفحہ ۷۰]

66 وہ (اللہ) میری عبادت کرتا ہے اور میں اس کی عبادت کرتا ہوں۔[فصوص الحکم صفحہ ۸۳]

67 بیشک حق تعالیٰ کا ہر مخلوق میں ظہور ہے۔[فصوص الحکم صفحہ ٦٨]

68 وہ (آدمؑ) حق بھی ہے اور خلق بھی۔[فصوص الحکم صفحہ ۵٦]

69 حق تعالیٰ صورت ابراہیمؑ کے وجود میں سرایت ہوا۔[فصوص الحکم صفحہ ۸۰]

70 اس کتاب (فصوص الحکم) میں جو بھی ہے وہ میں نے لوحِ محفوظ سے نقل کیا ہے۔[فصوص الحکم صفحہ ۵۸]

71 رسول اللہ ﷺ مجھے خواب میں بولے: یہ کتاب فصوص الحکم ہے اسے لوگوں تک پہنچاؤ تا کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ سو میں نے اس خواہش کو پورا کیا اور اس کتاب کو کسی کمی بیشی کے بغیر منظر عام پر لایا۔[فصوص الحکم مقدمہ]

## ڈاکٹر اسرار احمد کا عقیدہ

72 ابن عربی کا نظریہ یہ ہے کہ خالق اور کائنات کا وجود تو ایک ہی ہے۔ ماہیت کے اعتبار سے کائنات عین وجود باری ہے۔ لیکن جہاں تعین ہو جاتا ہے وہاں وہ غیر ہو جاتا ہے۔[اُم المُسبّحات صفحہ ۵۳]

73 وجود تو اس شے کا ہے جس کا عکس ہے خود عکس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ تو حقیقی وجود صرف اللہ کا ہے۔[اُم المُسبّحات صفحہ ۵۳]

74 میرے نزدیک اس کا اصل حل وہ ہے جو شیخ ابن عربی نے دیا ہے جو میں بیان کر چکا ہوں کہ حقیقت و ماہیت وجود کے اعتبار سے خالق و مخلوق کا وجود ایک ہے۔ کائنات میں وہی وجود بسیط سرایت کیے ہوئے ہے لیکن جہاں تعین ہو گیا تو وہ پھر غیر ہے اس کا عین نہیں۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ یہ کائنات کا وجود ایک اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا عین ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا غیر ہے۔ یہ ابن عربی کا فلسفہ ہے۔[اُم المُسبّحات صفحہ ۸۷،۸۸]

⑮ شیخ ابن عربی کے بارے میں میں عرض کر چکا ہوں کہ جہاں تک حقیقت وماہیت وجود کے بارے میں ان کی رائے کا تعلق ہے میں اس سے متفق ہوں اور میرا مسلک بھی وہی ہے۔[اُم المُسبّحات صفہ ۹۱]

⑯ لیکن حقیقت میں کائنات کے اس پورے سلسلہ تخلیق کے ساتھ اللہ تعالی کی ذات کا ربط یہ ہے کہ وہ اس کا غیر نہیں ہے۔[اُم المُسبّحات صفہ ۵۸]

⑰ یہ کائنات ہمیں نظر تو آرہی ہے لیکن حقیقت میں اس کا وجود نہیں ہے وجود ایک ہی ہے اور وہ اللہ کا وجود ہے۔[اُم المُسبّحات صفہ ۵۲]

⑱ اگر یہ کہا جائے کہ خالق و مخلوق کے درمیان ساری نسبتیں جو ہماری عقل میں آرہی ہیں یہ قابل قبول نہیں ہیں تو پھر ایک ہی وجود ماننا پڑتا ہے جو خالق کا وجود ہے۔اس نظریہ کو توحید وجودی کہا جاتا ہے۔[اُم المُسبّحات صفہ ۵۲]

⑲ یہ ہے وحدت الوجود اور وحدت الشہود کا نظریہ جسے شاہ ولی اللہ نے توحید وجودی سے تعبیر کیا اور اسی کی تعبیر **لا معبودَ الا اللہ** اور بلند تر سطح پر **لا مقصودَ الا اللہ**، **لا مطلوبَ الا اللہ** اور **لا محبوبَ الا اللہ** ہے۔مزید اوپر جا کر اسی کی تعبیر **لا موجودَ الا اللہ** سے کی جاتی ہے۔یعنی اللہ کے سوا وجودِ حقیقی اور کسی کا نہیں وجودِ حقیقی صرف اللہ کا ہے۔[اُم المُسبّحات صفہ ۵۴،۵۵]

**لا معبودَ الا اللہ**–کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے۔یعنی دنیا میں جتنے معبود ہیں وہ اللہ ہی ہیں۔ **لا حولا ولا قوۃ الا باللہ**

**لا مقصودَ الا اللہ**–کچھ مقصود نہیں سوائے اللہ کے۔یعنی جہنم سے نجات مقصود نہیں مقصود صرف اللہ ہے۔

**لا مطلوبَ الا اللہ**–کچھ مطلوب نہیں سوائے اللہ کے۔یعنی جنّت مطلوب نہیں مطلوب صرف اللہ ہے۔

**لا محبوبَ الا اللہ**–کچھ محبوب نہیں سوائے اللہ کے۔یعنی نہ کچھ مقصود نہ مطلوب صرف اللہ محبوب ہے۔

**لا موجودَ الا اللہ**–کچھ موجود نہیں سوائے اللہ کے۔یعنی دنیا میں اللہ کے سوائے کچھ بھی موجود نہیں جو موجود ہے وہ اللہ ہی ہے۔

## وحدت الوجود کی مثالیں

⑳ ایک لکڑی لے کر اس کے ایک سرے پر آگ لگا دیں تو اب ایک مشعل آپ کے ہاتھ میں ہے۔اُسے ایک دائرے میں تیزی سے حرکت دیں تو دیکھنے والے کو ایک آتشی دائرہ نظر آئے گا جب کہ دائرے کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہے۔وجود تو صرف اس شعلہ کا ہے یعنی اس کائنات میں جو کچھ نظر آرہا ہے یہ حقیقی نہیں ہے۔اس کی حقیقت تو بس وہم اور خیال ہے یا بس اتنی ہے جیسے سائے ہوتے ہیں یا جیسے آئینہ میں عکس ہوتا ہے۔وجود تو اس شے کا ہے جس کا عکس ہے خود عکس کا کوئی وجود نہیں ہے۔تو حقیقی وجود صرف اللہ کا ہے۔(مطلب جو کچھ نظر آرہا ہے وہ سب اللہ کے سائے یا عکس ہیں۔نعوذ باللہ!)[اُم المُسبّحات صفہ ۵۲،۵۳]

81 جب اللہ نے اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہا تو اپنے مخلوق کی صورت میں ظاہر ہوا اور خود اُن کی نگاہ سے مخفی ہو گیا۔ مثال بیج کے کہ درخت مع تمام شاخ و پتوں و پھول و پھل کے ظاہر ہوا اور خود چھپ گیا۔ جو کوئی دیکھتا ہے درخت کو دیکھتا ہے بیج دکھائی نہیں دیتا۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۳۸]

## انسان میں اللّٰہ کے صفات

82 کہ دل کو تمام خیالات سے صاف کرے اور اپنے کو اسی مرض میں مبتلا سمجھے جو مرید کو ہے۔ تو وہ مرض اس کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اور یہ انسان میں خدا کی صفتوں میں سے ایک صفت ہے۔ [کُلیاتِ امدادیہ صفحہ ۵۴]

83 اس مقام میں سالک کو اپنی صفات کو صفاتِ باری سمجھنا چاہئے۔ [کُلیاتِ امدادیہ صفحہ ۲۷]

84 اسی طرح آدمی کو بھی کوئی خاص کام خدا نے نہیں دے رکھا۔ اس میں یہ نکتہ ہے کہ تمام مخلوق میں ایک ایک صفات کا ظہور ہے اور انسان جامع ہے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۴۲ / امداد المشتاق صفحہ ۴۴]

85 صوفیہ نے اذکار اس لیے مقرر کئے ہیں کہ انسان صفاتِ بشریہ سے نکل کر مُتصف بصفاتِ اللہ ہو جائے پس کوشش کرنا چاہیئے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۵۵ / امداد المشتاق صفحہ ٦٦]

## غوث اعظم

86 حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اس واقعہ پر لکھتے ہیں کہ مجھے حضرت غوث پاکؒ کی خوشی یاد آگئی۔ [فضائل اعمال فضائل صدقات صفحہ ۵۵۹]

87 ایک دن حضرت غوث الاعظمؒ سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمّت و توجہ باطنی سے اُس کو غرق ہونے سے بچالیا۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ۴۳ / امداد المشتاق صفحہ ۴۵]

88 فرمایا کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ لباس عمدہ پہنتے تھے اور کھانا لذیذ کھاتے تھے۔ [شمائم امدادیہ صفحہ ٦۹]

نوٹ شمائم امدادیہ میں شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔

## انگریزوں کے وفادار

89 ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب و نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں (جو انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے) سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی (انگریز) سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹجانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شہادت و جوامردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتّہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں

تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔(ماشاء اللہ! انگریز کو بچاتے ہوئے شہید ہو گئے)۔

حضرت مولانا قاسم العلوم ایک مرتبہ یکایک سر پکڑ کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی اعلیٰ حضرت نے لپک کر زخم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: کیا ہوا؟ میاں عمامہ اُتار کر سر کو جو دیکھا کہیں گولی کا نشان تک نہ ملا اور تعجب یہ ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر۔[تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۷۴،۷۵]

90 حضرت مولانا محمد قاسم صاحب دیوبند میں روپوش تھے۔۔۔ ہر چند کہ یہ حضرات حقیقتاً بے گناہ تھے مگر دشمنوں کی یاوہ گوئی نے ان کو باغی اور مجرم و سرکاری خطاوار ٹھہرا رکھا تھا۔ اس لئے گرفتاری کی تلاش تھی مگر حق تعالیٰ کی حفاظت بر سر تھی اس لئے کوئی آنچ نہ آئی اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار کے دلی خیر خواہ تھے تا زیست خیر خواہ ہی ثابت رہے۔۔۔ حضرت امام ربانی قطب الارشاد مولانا رشید احمد صاحب کو اس سلسلہ میں امتحان کا بڑا مرحلہ طے کرنا تھا اس لئے گرفتار ہوئے اور چھ مہینے حوالات میں بھی رہے آخر جب تحقیقات اور پوری تفتیش و چھان بین سے کالشمس فی نصف النہار ثابت ہو گیا کہ آپ پر جماعت مفسدین کی شرکت کا محض الزام ہی الزام اور بہتان ہی بہتان ہے اس وقت رہا کئے گئے اور آپ بخیر و عافیت وطن مالوف کو واپس آئے۔[تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۷۹]

91 میں جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبر دار رہا ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہو گا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے اپنا تو بال برابر بھی فکر نہ تھا۔[تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۸۰]

92 انگریزوں کے مقابلہ میں جو لوگ لڑ رہے تھے اُن میں حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی بھی تھے۔ اچانک ایک دن مولانا کو دیکھا گیا کہ خود بھاگے جا رہے ہیں اور کسی چودھری کا نام لے کر جو باغیوں کی فوج کی افسری کر رہے تھے کہتے جاتے تھے کہ لڑنے کا کیا فائدہ خضرؑ کو تو میں انگریزوں کی صف میں پا رہا ہوں۔ نواب صاحب ہی دوسرے واقعہ کا ذکر بھی فرماتے تھے کہ غدر کے بعد جب گنج مراد آباد کی ویران مسجد میں حضرت مولانا جا کر مقیم ہوئے تو اتفاقاً اسی رستہ سے جس کے کنارے مسجد ہے کسی وجہ سے انگریزی فوج گذر رہی تھی، مولانا مسجد سے دیکھ رہے تھے اچانک مسجد کی سیڑھیوں سے اتر کر دیکھا گیا کہ انگریزی فوج کے ایک سائیں سے جو باگ ڈور کھونٹے وغیرہ گھوڑے کا لئے ہوئے تھا اس سے باتیں کر کے پھر مسجد واپس آ گئے۔ اب یاد نہیں رہا کہ پوچھنے پر یا خود بخود فرمانے لگے کہ سائیں جس سے میں نے گفتگو کی یہ خضرؑ تھے۔[سوانح قاسمی حصّہ دوم صفحہ ۱۰۳]

93 مولانا فسادوں سے کوسوں دور تھے۔[سوانح قاسمی حصّہ دوم صفحہ ۱۰۹]

## اللّٰہ کی توہین

94 پس ثابت ہوا کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے کیوں نہ ہو وھو علی کل شیٔ قدیر۔[تالیفات رشیدیہ صفحہ ۹۹]

## قرآن کی توہین

95 صوفیہ نے لکھا ہے کہ ۔۔۔ نماز کا معظم حصّہ ذکر ہے قراءت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہذیان اور بکواس ہوتی ہے۔ [فضائل اعمال فضائل نماز آخری گزارش صفحہ ۸۷]

## حضرت فاطمہ ؓ کی توہین

96 ایک مرتبہ فرمایا کہ ابھی ہم ایک مرتبہ بیمار ہوئے، ہمیں ڈر ہوا کہ مر نہ جائیں اور ہمیں مرنے سے بہت ڈر لگتا ہے۔ رات کو خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زیارت ہوئی انہوں نے ہمیں سینہ سے لگایا ہم اچھے ہوگئے۔ [مجالس حکیم الامت صفحہ ۲۸۰]

## پیر صاحب کا دھوبی

97 مولانا شاہ فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی سے میں نے سنا۔ فرماتے تھے کہ حضرت غوث اعظمؒ کا دھوبی جب مرا اور اس سے قبر میں سوال ہوا کہ من ربک وما دینک تو اس نے جواب دیا کہ حضور میں تو بڑے پیر صاحب کا دھوبی ہوں۔ اس پر فرشتے نے اسے ہنس کر چھوڑ دیا۔ اسی پر اس کی نجات ہوگئی۔ [حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات صفحہ ۳۶ / ملفوظات حکیم الامت جلد ۲ صفحہ ۱۰۰،۱۰۱]

## صحابہ کرام کی تکفیر

98 جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہیں ہوگا۔ [فتاوٰی رشیدیہ صفحہ ۲۷۴]

## اللہ میں فنا ہونا

99 خان صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت گنگوہی جوش میں تھے اور تصور شیخ کا مسئلہ درپیش تھا۔ فرمایا کہ کہدوں؟ عرض کیا گیا کہ فرمایئے پھر فرمایا: کہدوں؟ عرض کیا گیا فرمایئے پھر فرمایا: کہدوں؟ عرض کیا گیا فرمایئے تو فرمایا کہ تین سال کامل حضرت امداد کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے اُن سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔ پھر اور جوش آیا فرمایا: کہدوں عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمایئے فرمایا (کہ اتنے ) سال حضرت ﷺ میرے قلب میں رہے اور میں نے اُن سے پوچھے بغیر کوئی بات نہیں کی۔ یہ کہہ کر اور جوش ہوا فرمایا کہ اور کہدوں؟ عرض کیا گیا کہ فرمایئے مگر خاموش ہوگئے لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ بس رہنے دو۔ اگلے روز بہت سے اصراروں کے بعد فرمایا کہ بھائی پھر احسان کا مرتبہ رہا۔ [ارواح ثلاثہ حکایت نمبر ۳۰۶ صفحہ ۲۲۹]

## جنت کی حوریں

100 فرمایا کہ یہ ہندوستان کی عورتیں جنت کی حوریں ہیں۔[ملفوظات حکیم الامت جلد ۴ صفحہ ۲۲۰]

## جھوٹ

101 سید نورالدین ایجی شریف عفیف الدین کے والد ماجد کے متعلق لکھا ہے کہ جب وہ روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا السلام علیك ایها النبی ورحمته الله وبرکاته تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھا سنا کہ قبر شریف سے وعلیکم السلام یا ولدی کا جواب ملا۔[فضائل اعمال فضائل حج نمبر ۱۴ صفحہ ۱۳۹]

102 سید احمد رفاعی مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں اُن کا قصّہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دست مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اُس کو چوما۔ کہا جاتا ہے کہ اُس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور ﷺ کے دست مبارک کی زیارت کی جن میں حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی نور اللہ مرقدہ کا نام نامی بھی ذکر کیا جاتا ہے۔[فضائل اعمال فضائل درود صفحہ ۱۵۱ / فضائل حج نمبر ۱۳ صفحہ ۱۳۹]

## برزخی زندگی کا انکار

103 ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپؐ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاءؑ اور شہدا کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔[المهنّد علی المفنّد صفحہ ۳۸]

## ہمارے بزرگوں کا دریاؤں پر قبضہ ہے

104 میں نے اپنے والد صاحب سے ایک قصّہ اکثر سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص کو پانی پت ایک ضرورت سے جانا تھا۔ راستہ میں جمنا پڑتی تھی۔ جس میں اتفاق سے طغیانی کی صورت تھی کہ کشتی بھی اس وقت نہ چل سکتی تھی۔ یہ شخص بہت پریشان تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ فلاں جنگل میں ایک بزرگ رہتے ہیں اُن سے جا کر اپنی ضرورت کا اظہار کرو۔ اگر وہ کوئی صورت تجویز کر دیں تو شاید کام چل جائے۔ ویسے کوئی صورت نہیں ہے۔ لیکن وہ بزرگ اوّل اوّل بہت خفا ہوں گے انکار کریں گے اس سے مایوس نہ ہونا چاہے چنانچہ یہ شخص وہاں گیا۔ اس جنگل میں ایک جھونپڑی تھی۔ اس میں اُن کا اہل و عیال بھی رہتے تھے۔ اس شخص نے بہت رو کر اپنی ضرورت کا اظہار کیا کہ مقدمہ کی کل کو تاریخ ہے جانے کی کوئی صورت نہیں۔ اوّل تو انہوں نے حسب عادت خوب ڈانٹا کہ میں کیا کر سکتا ہوں میرے قبضہ میں کیا ہے۔ اس کے بعد جب اس نے بہت زیادہ عاجزی کی تو انہوں نے فرمایا کہ جمنا سے جا کر کہہ دو کہ ایسے شخص نے مجھے بھیجا ہے جس نے عمر بھر نہ کبھی کچھ کھایا نہ بیوی سے صحبت کی۔ یہ شخص واپس ہوا اور ان کے کہنے کے موافق عمل کیا جمنا کا پانی ایک دم رک گیا اور یہ شخص پار ہو گیا۔ جمنا پھر حسب معمول چلنے لگی۔ اس شخص کے واپس

ہونے کے بعد ان بزرگ کی بیوی نے رونا شروع کر دیا کہ تو نے مجھے ذلیل اور رسوا کیا بغیر کھائے تو خود پھول کر ہاتھی بن گیا اس کا تجھے اختیار ہے اپنے متعلق جو چاہے جھوٹ بول دے۔ لیکن یہ بات کہ تو کبھی بیوی کے پاس نہیں گیا۔ اس کا مطلب یہ اولاد جو پھر رہی ہے یہ سب حرام کی اولاد ہیں۔ وہ روتی رہی کہ تو نے مجھے زنا کرنے والی بتا دیا۔۔۔[فضائل اعمال فضائل صدقات صفہ ۵۲۹]

## امام علیہ الرحمۃ کی تقلید صرف مسائل میں عقائد میں نہیں

105 ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلّد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلۂ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔[المہنّد علی المفنّد صفہ ۲۹]

سوال: امامؒ کا عقیدہ غلط تھا؟ اگر صحیح تھا تو عقیدے میں تقلید کیوں نہیں کرتے؟

## قرآن کی آیت کا انکار

106 سوال: کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟

جواب: اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ یقینا جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تا کہ کم فہم سمجھ لیں مثلا یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔[المہنّد علی المفنّد صفہ ۴۷]

## فحاشی

107 ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ذکر میں مزا نہیں آتا میں نے کہا کہ مزا ذکر میں کہاں۔ مزا تو مذی میں ہوتا ہے جو بی بی سے ملاعبت کے وقت خارج ہوتی ہے۔[ملفوظات حکیم الامت جلد ۶ صفہ ۶۱]

108 میرے یہ ماموں فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں اس کی تو شکایت نہیں کہ ہم کو علماء کافر کہیں۔۔۔ اس حفاظت شریعت کا ایک واقعہ ان ہی ماموں کا یاد آیا۔۔۔ ماموں صاحب بولے کہ میں بالکل ننگا ہو کر بازار میں ہو کر نکلوں اس طرح کہ ایک شخص تو آگے سے میرے عضو تناسل کو پکڑ

کر کھینچے اور دوسرا پیچھے سے انگلی کرے ساتھ میں لڑکوں کی فوج ہو اور وہ یہ شور مچائے جائیں بھڑوا ہے رے بھڑوا ہے رے بھڑوا! اور اس وقت میں حقائق و معارف بیان کروں کیونکہ ایسی حالت میں کوئی گمراہ تو نہ ہو گا۔[ملفوظات حکیم الامت جلد ۹ صفحہ ۲۱۲]

109 فرمایا کہ میں نے اپنے لوگوں کو ممانعت کر دی تھی کہ تصنیف کے کمرہ میں جہاں میں تنہا ہوتا ہوں کسی نو عمر لڑکے کو نہ بھیجا کریں۔ مجھے اپنے نفس پر اعتماد نہیں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ خانقاہ کے سب لوگ لڑکوں سے پرہیز اور احتیاط کرنے لگے۔[مجالس حکیم الامت صفحہ ۵۷]

110 ایک بار عشق کے جوش میں حضرت والا سے بہت جھجھکتے شرماتے ہوئے دبی زبان سے عرض کیا کہ حضرت ایک بہت ہی بیہودہ خیال دل میں بار بار آتا ہے جس کو ظاہر کرتے ہوئے بھی نہایت شرم دامنگیر ہوتی ہے اور جرأت نہیں پڑتی۔ حضرت والا اس وقت نماز کے لیے اپنی سہ دری سے اٹھ کر مسجد کے اندر تشریف لے جارہے تھے فرمایا کہئے کہئے احقر نے غایت شرم سے سر جھکائے ہوئے عرض کیا کہ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں عورت ہوتا حضور کے نکاح میں۔ اس اظہار محبت پر حضرت والا غایت درجہ مسرور ہو کر بے اختیار ہنسنے لگے اور فرماتے ہوئے مسجد کے اندر تشریف لے گئے۔ "یہ آپ کی محبت ہے ثواب ملے گا! ثواب ملے گا! انشاء اللہ!"[اشرف السوانح جلد ۲ صفحہ ۶۴]

111 ایک شخص نے کہا تھا وہ اپنی ماں سے بدکاری کیا کرتا تھا۔ کسی نے کہا کہ ارے خبیث یہ کیا حرکت ہے تو کہتا ہے کہ جب میں سارا ہی اس کے اندر تھا تو اگر میرا ایک جزو اس کے اندر چلا گیا تو حرج کیا ہوا یہ حکم بھی تو عقلیات میں سے ہو سکتا ہے۔ ایک شخص گوہ کھایا کرتا تھا اور منع کرنے پر کہا کرتا تھا کہ جب یہ میرے ہی اندر تھا تو پھر اگر میرے ہی اندر چلا جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ تو ان چیزوں کو عقل کے فتویٰ سے جائز رکھا جائے گا۔[ملفوظات حکیم الامت جلد ۶ صفحہ ۶۷]

112 ایک بار بھرے مجمع میں حضرت کے کسی تقریر پر ایک نو عمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ اللہ رے تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکالیں مگر آپ مطلق چین بہ جبین نہ ہوئے بلکہ بیساختہ فرمایا: جیسے گیہوں کا دانہ۔[تذکرۃ الرشید جلد ۲ صفحہ ۱۰۰]

113 لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ ہے تو فحش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں مزہ تو مذی میں ہے۔ بیوی کو بغل میں لیکر بیٹھ جاؤ چوموچاٹو۔ مذی نکلے گی بہت مزہ آئے گا۔[ملفوظات کمالات اشرفیہ صفحہ ۴۰۷، ۴۰۸]

114 ایک تیلن سے کسی نے پوچھا کہ تیرا میاں کہاں ہے وہ چونکہ نئی دلہن تھی جس کے لیے منہ سے بولنا عیب ہے۔ اس نے زبان سے تو کچھ جواب نہ دیا مگر لہنگا اٹھایا اور پیشاب کیا اور پیشاب کے بعد اسے پھاند گئی۔ مطلب یہ تھا کہ دریا پار گیا ہے۔[حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات صفحہ ۱۳۸]

115 فرمایا آجکل کے اکثر پیروں کی تو یہ کیفیت ہے مثال تو فحش ہے مگر ہے منطبق۔ وہ یہ ہے کہ میری اور دوسروں کی بالکل ایسی مثال ہے کہ جیسے رنڈی اور گھر ستن کی طالبوں کے جمع کرنے کی جتنی تدابیر رنڈی کرتی ہے اور قسم قسم کے روپ بدلتی ہے پھنسانے کے لئے اور نائکہ سے کہتی ہے اس کو لاؤ اس کو لاؤ۔ گھر ستن نہیں کر سکتی۔[ملفوظات حکیم الامت جلد ۱ صفحہ ۶۸]

## آہ!آہ!

116 ایک دن حضرت شاہ حاجی امام الدین علیل ہوئے آہ! آہ! کرنے لگے حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب برادر حاجی صاحب کہ نسبت ارادہ بھی حاجی صاحب سے رکھتے تھے عیادت کو آئے اور کہا کہ آہ! آہ! کیوں کرتے ہو، اللہ! اللہ! کرو انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اور آہ! میں مشغول رہے ایک دن اتفاقاً حضرت مفتی صاحب بھی اسی درد میں مبتلا ہوئے اور اللہ! اللہ! کرنے لگے اور آہ! منہ سے نہ نکالا حضرت شاہ صاحب نے تشریف لا کر فرمایا کہ جب تک آہ! نہ کروگے صحت نہ ہوگی۔ چنانچہ یہی ہوا کہ مرض ترقی کرتا گیا کسی طرح تخفیف نہ ہوئی بالآخر مفتی صاحب نے آہ! کرنا شروع کیا اور صحت حاصل ہوگئی۔[شمائم امدادیہ صفحہ ۴۷ / امداد المشتاق صفحہ ۵۱]

## اہل حدیث کب سے ہیں؟

علماءِ دیوبند کی گواہی:

117 اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں:"چونکہ ائمہ اربعہ سے سابقین سے مذہب مشہور نہ تھا لہٰذا ان کی تقلید پر اجتماع کیا گیا۔۔۔بہت سے لوگ اہل حدیث میں سے اس مشورت پر مصلحت کے مخالف رہے مگر کسی پر لعن طعن نہیں کرتے تھے"[امداد الفتاوٰی جلد ۵ صفحہ ۳۰۳]

جب مقلدین نے تقلید پر اتفاق کیا تو اس وقت اہل حدیث نے اس کی مخالفت کی تب ہی کی ناجب تھے؟

118 عبدالحق حقّانی دہلوی فرماتے ہیں:"اہل سنّت شافعی حنبلی مالکی حنفی ہیں اور اہل حدیث بھی ان ہی میں داخل ہیں"[حقّانی عقائد الاسلام صفحہ ۳]

اور اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں:"محمد قاسم نانوتوی صاحب اس کتاب کی تعریف میں حسب ذیل الفاظ تحریر فرمائے۔

اردو میں یہ کتاب لاجواب میں نے اوّل سے آخر تک دیکھی۔ سچ یہ ہے کہ ایسی کتاب اس زبان میں نہ پہلے دیکھی نہ سنی مضمون کی خوبی مصنف کے کمال کی دلیل ہے۔"[حقّانی عقائد الاسلام صفحہ ۲۶۴]

محمد قاسم نانوتوی صاحب نے صفحہ ۳ پر یہ تو ضرور پڑھا ہوگا کہ اہل حدیث بھی اہل سنّت میں داخل ہیں۔

119 محمد کفایت اللہ دہلوی فرماتے ہیں:"غیر مقلدین جن کے خیالات سوال میں مذکور ہیں اصولاً تو اہل سنّت والجماعۃ میں داخل ہیں۔"[کفایت المفتی جلد ۱ صفحہ ۳۳۲]

120 احمد علی لاہوری فرماتے ہیں:"میں قادری اور حنفی ہوں۔ اہل حدیث نہ قادری ہیں اور نہ حنفی مگر وہ ہماری مسجد میں ۴۰ سال سے نماز پڑھ رہے ہیں میں ان کو حق پر سمجھتا ہوں۔"[ملفوظات طیّبات صفحہ ۱۱۵]

121 مفتی رشید احمد فرماتے ہیں:"تقریباً دوسری تیسری صدی ہجری میں اہل حق میں فروعی اور جزئی مسائل کے حل کرنے میں اختلاف انظار کے پیش نظر پانچ مکاتب فکر قائم ہوگئے یعنی مذاہب اربعہ اور اہل حدیث۔ اس زمانے سے لیکر آج تک انہی پانچ طریقوں میں حق کو منحصر سمجھا جاتا رہا۔"[احسن الفتاوٰی جلد ۱ صفحہ ۳۱۶]

122 محمد عاشق الٰہی میرٹھی اشرف علی تھانوی کے خط کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے رشید احمد گنگوہی کو لکھا تھا: "اگر چہ اس امر پر اجماع نقل کیا گیا ہے کہ مذاہب اربعہ کو چھوڑ کر مذہب خامس مستحدث کرنا جائز نہیں یعنی جو مسئلہ چاروں مذہبوں کے خلاف ہو اس پر عمل جائز نہیں کہ حق دائر و منحصر ان چار میں ہے مگر اس پر بھی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اہل ظاہر ہر زمانہ میں رہے اور یہ بھی نہیں کہ سب اہل ہوا ری ہوں وہ اس اتفاق سے علیحدہ رہے دوسرے اگر اجماع ثابت بھی ہو جائے مگر تقلید شخصی پر تو کبھی اجماع نہیں ہوا۔"[تذکرۃ الرشید جلد ا صفحہ ۱۳۱]

## شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کا فتوٰی

123 اہل سنّت کا صرف ایک ہی گروہ ہے اور وہ ہے اہل حدیث۔[غنیتہ الطالبین: مترجم حافظ مبشر حسین صفحہ ۲۱۴]

★★★

دعا ہے اللہ ہم سب کو بدعات اور جھوٹی باتوں سے محفوظ رکھے اور اللہ ہم سب کو دین اسلام پر زندہ رکھے اور دین اسلام پر ہی موت دے۔ آمین ثم آمین!